السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غیبت کرنی توبڑاگناہ ہے ۔ مگرہم یہ نہیں سمجھے کہ غیبت کسے کہاجاتا ہے ۔ مثلاایک بھائی اپنے حقیقی بھائی یارشتہ دارکی دینی یادنیاوی غلطی اپنے کسی دوست سے بیان کرتا ہے کہ اس نے یہ کیاوہ کیا یہ کہاوہ کہا ۔ ایسا ہے ویسا ہے کیایہ غیبت میں شمارہے یانہیں واقعہ بھی صحیح ہو۔ اگرغیبت ہے توکوئی صورت جوجائزہوبیان فرمائیں یامنع فرمائیں ۔تاکہ اس سے پرہیزکیاجائے ۔ ؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوۃ میں ہے :

اول) « عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون ماالغیبۃ قالوااللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بمایکرہ قیل افرایت ان کان فی اخی مااقول قال ان کان فیہ ماتقول فقداغتبہ وان لم یکن فیہ ماتقول فقد بہتہ رواہ مسلم وفی روایۃ اذاقلت لاخیک مافیہ فقداغتبتہ واذاقلت مالیس فیہ فقد بہتہ » (مشکوۃ باب حفظ اللسان والغیبۃ الخ)

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے دریافت کیاکہ کیاجانتے ہوغیبت کسے کہتے ہیں ؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ اوراس کارسول زیادہ جانتے ہیں ۔ فرمایاغیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی کے متعلق تووہ بات ذکرکرے جس کووہ براسمجھے ۔ کسی نے کہا۔ اگروہ بات اس میں موجودہوفرمایا : یہی توغیبت ہے اگروہ بات جوتوکہتا ہے تیرے بھائی میں نہ ہوتویہ بہتان ہے ۔''

(دوم) « عن عائشۃ رضی اللہ عنہاقالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذاوکذاتعنی قصیرۃ فقال لقدقلت کلمۃ لومزج بہاالبحر لمزجتہ » رواہ احمدوالترمذي وابوداوَد (مشکوۃ باب حفظ اللسان والغیبۃ الخ)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہاکہتی ہیں ، میں نے نبی ﷺ کوکہا (آپ کی بیوی) صفیہ رضی اللہ عنہا (اگرچہ شکل کی اچھی ہے مگراس) میں اتنا ہی عیب کافی ہے کہ قدکی چھوٹی ہے ۔ فرمایا (اے عائشہ رضی اللہ عنہا) تونے ایساکلمہ کہہ دیاکہ سمندرمیں ملادیاجائے تواس پرغالب آجائے ۔''

سوم) « عن ابی سلمۃ عن فاطمۃ بنت قیس ان اباعمروبن حفص طلقہا البتۃ وہوغائب فارسل الیہاوکیلہ الشعیر فسخطتہ فقال واللہ مالک علینا من شئ فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک فقال لیس لک نفقۃ فامرہاان تعتدفی بیت ام شریک ثم قال تلک امرأۃ یغشاہااصحابی اعتدي عندابن ام مکتوم فانہ رجل اعمی تضعین ثیابک فاذاحللت فاذنینی قالت فلماحللت ذکرتہ لہ ان معاویۃ بن ابی سفیان واباجہم خطبانی فقال اماابوالجہم فلایضع عصاہ عن عاتقہ وامامعاویہ فصعلوک لامال لہ انکی اسامۃ بن زیدفکرہتہ ثم قال انکحی اسامۃ فنکحتہ فجعل اللہ فیہ خیراواغتبطت وفی روایۃ عنہافاماابوجہم فرجل ضراب للنساء رواہ مسلم وفی روایۃ ان زوجہاطلقہاثلاثاًفاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لانفقۃ لک الاان تکونی حاملاً » (مشکوۃ باب العدۃ فصل اول)

''ابوسلمہؒ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے خاوند عمروبن حفص رضی اللہ عنہ نے اس کوبتہ (فیصلہ کن) طلاق دیدی ، اوروہ غیرحاضر تھا ۔ اس کے وکیل نے نفقہ کےلیے جَوبھیجے ۔ فاطمہ ناراض ہوگئی ، وکیل نے کہا، خداکی قسم !تیراہمارے ذمہ کوئی حق نہیں ، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ ﷺ نے فرمایا، تیرے لیے نفقہ کاکوئی حق نہیں ، پھرآپ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہاکوام شریک کے گھرعدت بیٹھنے کاحکم دیا۔ پھرفرمایاکہ ام شریک کے گھرمیرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی آمدورفت ہے توابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھرعدت بیٹھ ۔ یہ نابینا ہے توکپڑے اتارسکے گی ۔ جب تیری عدت پوری ہوجائے تومجھے اطلاع دے ۔ فاطمہ کہتی ہے جب میری عدت پوری ہوگئی تومیں نے آپ ﷺ کے پاس ذکرکیاکہ معاویہ بن ابی سفیان اورابوجہم رضی اللہ عنہ نے نکاح کی خواہش کی ہے ۔ فرمایاابوجہم رضی اللہ عنہ تواپنی لاٹھی کندھے سے نہیں رکھتااورمعاویہ رضی اللہ عنہ غریب ہے اس کے پاس مال نہیں تواسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلے میں نے اس کومکروہ جانا۔ آپ ﷺ نے پھرفرمایا، اسامہ سے نکاح کرلے ۔ میں نے اسامہ سے نکاح کرلیا۔ خدانے اس میں برکت کردی اورمیں رشک کے قابل ہوگئی ۔ اوراس کومسلم نے روایت کیا۔ اورایک روایت میں ہے ۔ ابوجہم رضی اللہ عنہ عورتوں کوبہت مارتا ہے اس کومسلم نے روایت کیا۔ اورایک روایت میں ہے کہ اس کے خاوندنے اس کوتین طلاقیں دے دیں ۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آئی ۔ آپ ﷺ نے فرمایا، تیرے لیے نفقہ کاکوئی حق نہیں ۔ مگراس صورت میں کہ حاملہ ہوتی ۔''

ان تین احادیث سے غیبت کاحال واضح ہوگیا۔ پہلی حدیث غیبت کی حقیقت کوبیان کرتی ہے کہ جوعیب کسی میں ہواس کاذکرغیبت ہے اورجوعیب موجودنہ ہواس کاذکربہتان ہے ۔ دوسری حدیث سے معلوم ہواکہ پیدائشی عیب کاذکربھی اسی حکم میں ہے تیسری حدیث سے معلوم ہواکہ بعض صورتوں میں عیب کاذکرغیبت نہیں ۔ بلکہ شرعا اس کاذکرضروری ہے مثلاکسی کوصلاح مشورہ دینا ہوجیسے رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس رضی اللہ عنہ کومشورہ دیتے ہوئے فرمایاکہ ابوجہم رضی اللہ عنہ عورتوں کومارتا بہت ہے اورمعاویہ رضی اللہ عنہ فقیر ہے اس کے پاس کچھ نہیں اوراسی قسم سے روایوں کے حالات ہیں ۔ یعنی جن روایوں کی معرفت احادیث نبویہ ﷺ اورآثارسلف ہم تک پہنچے ہیں ۔ محدثین نے ان حالات میں کتابیں لکھی ہیں اورجوجوکسی میں عیب تھا بیان کردیا۔ یہ دین کی حفاظت کےلیے اورہماری خیرخواہی کےلیے ۔ ورنہ ہمیں دین کاپتہ لگانامشکل ہوجاتا۔ اوراہل بدعت کی تردیداورکسی کے غلط مسائل کاتذکرہ بہ نیت حفاظت دین بھی اسی قسم سے ہے ۔ اسی طرح مظلوم کواجازت ہے کہ اپنی دادرسی کےلیے ظالم کے عیب بیان کرے اوراگرکوئی شخص دوسرے کے پاس اس نیت سے کسی کاعیب ذکرکرے کہ یہ اس کونصیحت کرے تاکہ وہ اس برائی سے بازآجائے اوراس کوامیدہوکہ اس کی نصیحت اس کومفیدہوگی تویہ بھی غیبت میں داخل نہیں ۔ خلاصہ یہ کہ عیب والے کی یادوسرے کی خیرخواہی کی نیت ہوتواس صورت میں عیب کاذکرغیبت نہیں ورنہ غیبت ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اہلحدیث](#)

[کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص165](#)

[محدث فتویٰ](#)